حضرت حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کے آٹھ مختلف رسائل اور چھوٹی کتب کا مجموعہ

صاحبزادہ اقتدار احمد خاں نعیمی قادری بدایونی مالک نعیمی کتب خانہ گجرات

ناشر:

الفاروق بک فاؤنڈیشن لاہور

فہرستِ رسائل

پھر رب کا نام حامد۔ حضور کا نام محمد محبوب کا نام شریف احمد رب کا نام پاک محمود یعنی رب ان کا حامد و رب کے۔

س ۔ عیسیٰ علیہ السلام چوتھے آسمان پر ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرش پر جلوہ افروز۔ ثابت ہوا کہ زیادہ قرب الٰہی عیسیٰ علیہ السلام کو حاصل ہے۔

ج ۔ صرف اوپر نیچے ہونے پر افضلیت کا مدار نہیں۔ موتی سمندر میں نیچے رہتا ہے اور حباب اوپر۔ اشرف المخلوقات انسان زمین پر رہتا ہے اور چاند تارے سورج آسمان پر۔ آسمان زمین پر سونا ہے چڑیاں اونچے درختوں پر۔ عیسیٰ علیہ السلام کا چوتھے آسمان پر جانا دشمنوں سے محفوظ رہنے کے لئے ہے اور معراج میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عرش پر جانا مہمانی کے طور پر۔ یہ معراج طور اور چہارم آسمان سب سے افضل ہے۔ حضور کے معجزات بے شمار اور قرب الٰہی بے حد ہے۔

س ۔ جب عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ دنیا میں آئیں گے تو نبی ہوں گے یا نہیں۔ اگر نبی ہوں گے تو حضور خاتم النبیین نہ رہے اور اگر نبوت سے معزول ہو کر آئیں گے۔ تو یہ ان کی شان کے خلاف ہے رب کسی کو نبوت سے معزول نہیں کرتا۔

ج ۔ نبی کا تعلق رب تعالیٰ سے۔ فیض حاصل کرنے کا یہ نبوت کا بطن ہے اور خلق سے تعلق ہے فیض دینے کا مطلب یہ ہے نبوت کا ظہور۔ پہلا صفت نسخ کے قابل نہیں اور دوسرا وصف قابل نسخ ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام نزول کے وقت قرب الٰہی اور درجہ کے لحاظ سے نبی ہوں گے۔ مگر ظہور کی حیثیت سے مسلمانوں کے ولی ہوں گے۔ موسیٰ علیہ السلام جب خضر علیہ السلام سے ملنے گئے تو نبی ہی تھے۔ مگر وہاں اپنے احکام جاری نہ فرما سکے۔ شب معراج میں سارے نبی حضور کے پیچھے نماز میں موجود تھے۔ مگر اجرا احکام کے لئے نہیں۔ ایک کچہری کا جج دوسرے شہر کی عدالت میں گواہ بن کر پیش ہو تو وہ اپنی جگہ جج ہے مگر یہاں اس وقت گواہ کی حیثیت سے ہے۔ خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں کہ آپ کے بعد کسی کو نبوت نہ ملے عیسیٰ علیہ السلام پہلے کے نبی ہیں آخری بیٹا وہ جس کے بعد کوئی بیٹا پیدا ہو

نہ کہ پہلی اولاد سب مر جاوے۔ نبی کی وفات سے اور نبی کا دین منسوخ ہونے سے ظہور نبوت نہیں رہتا۔ ان کی نبوّت ویسے ہی قائم رہتی ہے اس لئے ہم سب پیغمبروں پر ایمان رکھتے ہیں۔ مگر سب کے احکام پر عمل نہیں کرتے۔

س۔ قرآن سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور علیہ السلام ہم جیسے بشر ہیں۔ پھر انہیں افضل الانبیاء کیوں کہا جاتا ہے؟

ج۔ بشر بشرہ سے بنا۔ بمعنی ظاہری کھال۔ بشر بمعنی ظاہر کھال والا۔ انسان کے سوا کسی کی ظاہری کھال ظاہر نہیں۔ کسی کی کھال پروں سے کسی کی بالوں سے چھپی ہے۔ سانپ کی کھال بھی کینچلی سے چھپی۔ نیز اس کی پشت ظاہر اور پیٹ زمین سے متصل۔ لہٰذا حضور صلے اللہ علیہ وسلم ظاہری چہرے مہرے میں ہماری طرح محسوس ہوتے ہیں۔ جیسے کہ قرآن اور دیگر دنیاوی کتابیں کہ کاغذ لکھائی چھپائی میں یکساں معلوم ہوتی ہیں۔ مگر حقیقت میں بہت فرق ہے۔ ایسے ہی حضور صاحبِ وحی صاحبِ معراج صاحب درود ہیں۔ لہٰذا بڑا فرق ہے۔ خود فرماتے ہیں اَیُّکُمْ مِثْلِیْ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَیَسْقِیْنِیْ تم میں ہم جیسا کون ہے۔ ہمیں رب کھلاتا پلاتا ہے۔ جیسے ناطق نے انسان کو تمام مخلوق سے اعلیٰ کر دیا۔ ایسے ہی یُوْحٰی اِلَیَّ کی صفت سے حضور سارے انسانوں سے افضل ہوئے۔

س۔ حضور کو اُمّی کیوں کہتے ہیں؟

ج۔ یہ لفظ یا توام القریٰ سے بنا جس میں مکہ معظمہ کی طرف نسبت ہے یعنی مکہ والے رسول مکہ مکرمہ کو اُم القریٰ اس لئے کہتے ہیں کہ یہ تمام زمین کی اصل ہے۔ کیونکہ وہاں سے ہی زمین پھیلی۔ یا اُمّی کے معنی ہیں ماں والے۔ حضور کی جیسی والدہ کسی کی نہیں۔ اسی لئے ان کا نام آمنہ ہوا یعنی دنیا کو امن دینے والی یا اللہ کی امانت دار بی بی۔ دائی کا نام پاک حلیمہ یعنی حلم والی بی بی۔ رحمتِ عالم کے شکم پاک میں حلم والی کا دودھ شریف ہی